بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسائل نعیمیہ

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

کے مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ
لاہور

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے آٹھ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں نعیمی قادری بدایونی مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

فہرستِ رسائل

مثال بالکل یوں سمجھو کہ سورج ہر وقت چمک رہا ہے مگر زمین کے کسی حصے میں دن ہے اور کسی پر رات اور جہاں دن ہے وہاں بھی کبھی سویرا کبھی دوپہر کبھی شام یہ فرق آفتاب کی حرکتوں کا ہے نہ کہ اس کی تابشوں اور نورانیت کا۔ اسی طرح حضورؐ کی ولادت، ہجرت مکی مدنی ہونا۔ وفات پاجانا۔ یہ حضورؐ کی آمد و روانگی کے نام ہیں۔ ورنہ حضورؐ ولادت سے پہلے بھی نبی ہیں اور ابدالآباد تک بھی نبی ہیں ؎

یہ دونوں گھر نبی کے ہیں جہاں جی چاہا جا بیٹھے
کبھی اس گھر میں آ بیٹھے کبھی اُس گھر میں جا بیٹھے

رہا حضورؐ کا نبی کہلانا۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ رب تعالیٰ نے تو فرشتوں حور و غلمان چاند تاروں۔ ذرّوں۔ قطروں کو پیدا فرماتے ہی حضورؐ کو نبی کہلوانا شروع کر دیا تھا پھر انبیاء کرام نے اپنے اپنے زمانے میں اپنی اپنی اُمتوں سے حضورؐ کو نبی کہلوایا۔ جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے مگر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت سے چالیس سال کے بعد اپنے کو لوگوں سے نبی کہلوایا۔

لطف یہ ہے کہ اس چالیس سال کے دوران میں حضورؐ انور نے کسی سے نہ کہا کہ مجھے نبی کہو مگر لکڑیاں پتھر جانور علانیہ حضورؐ کو نبی کہتے تھے۔ گویا رب فرما رہا ہے کہ تم تو چالیس سال کے بعد اپنی نبوت کا اعلان فرمانا۔ مگر ہم پہلے ہی سے اعلان کرائے دے رہے ہیں۔ سورج پیچھے نکلتا ہے مگر زہرا تارا پہلے ہی اس کی آمد کی خبر دے دیتا ہے۔ مشرق کی جانب کا نورِ تاروں کا پھیکا پڑ کر چھپ جانا پہلے ہی سے دُنیا کو بتا دیتا ہے۔ نمازیوں کو مسجدوں میں پہنچا دیتا ہے۔ غافلوں کو چونکا دیتا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ۔ آفتاب آ رہا ہے غرضکہ زمانہ نبوت اور ہے اور زمانۂ ظہورِ نبوت کچھ اور۔

چوتھا فائدہ:۔ دینی ضرورتوں کی باتیں چھپانا کفر ہے۔ دیکھو رب نے ان علماء یہود پر لعنت فرمائی جو دینی ضروریات کو چھپاتے تھے۔ لہٰذا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری چیزیں اُمت کو پہنچا گئے اور کوئی چیز اُمت سے چھپا کر نہ گئے۔ رب اعلان فرما چکا۔ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ ۔ اگر کوئی بات دین سے متعلق چھپی رہ گئی ہوتی تو نہ دین کامل ہوتا نہ نعمت پوری ہوتی۔ جو شخص یہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ کی

خلافت کا اعلان کرنا چاہتا تھا اور کاغذ پر لکھنا چاہتا تھا۔ مگر جناب عمرؓ کے منع کرنے سے نہ لکھا پورا نے دین ہے کیونکہ وہ بظاہر تو جناب عمرؓ پر اعتراض کر رہا ہے مگر در پردہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض باتیں چھپانے کا الزام لگا رہا ہے اور دین چھپانے والے کا وہ حشر ہے جو اس آیت میں مذکور ہے خدا کے لئے بعض صحابہؓ کی آڑ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہ کرو۔ جب حضور انورؐ کو کوئی دنیا کی طاقت اعلانِ توحید سے نہ روک سکی تو آپ جناب عمرؓ کی وجہ سے کیوں یہ حق ظاہر نہ کرسکے غور تو کرو کہ کاغذ طلب کرنے کا واقعہ جمعرات کے دن پیش آتا ہے اور وفات شریف اُس کے پانچویں دن یعنی پیر کو ہوئی ہے۔ خاکش بدہن اگر جناب عمرؓ نے جمعرات کے روز لکھنے سے روک بھی دیا تو ان پانچ دنوں میں کون روکنے والا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ انورؐ کاغذ پر بعض وہی باتیں لکھوانا چاہتے تھے جن کا بارہا اعلان کر چکے تھے اور جو عین وفات کے وقت فرمائیں اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی نماز کی پابندی رکھنا اور اپنے ماتحتوں کے حقوق ادا کرنا۔

پانچواں فائدہ: یہ کہ حضرات اہل بیت اطہار خصوصاً جناب علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے کوئی دینی بات کسی کے خوف سے نہ چھپائی نہ کسی موقعہ پر تقیہ کیا کیونکہ دینی بات چھپانے کا وہ انجام ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث قابلِ تقسیم ہوتی یا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جناب مرتضیٰؓ کو کسی باغ۔ کھیت۔ مکان یا درخت کی وصیت فرما گئے ہوتے پھر بعد میں حضرت ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُس حکم کی خلاف ورزی کی ہوتی تو جناب علیؓ کا فرض ہوتا کہ اُن کے خلاف آواز اُٹھاتے اور نہ کبھی اُن کی خلافت تسلیم کرتے نہ اُن کا اِن تمام چیزوں پر قبضہ مانتے اور نہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ میں دفن ہونے دیتے نہ جناب صدیقؓ کو اور جناب عمر فاروقؓ کو۔ بلکہ وہ فرما دیتے کہ مقبرہ وقف ہوتا ہے اور حجرے حضورؐ کے وارثوں کی ملکیت ہیں۔ تم انہیں مقبرہ کیوں بنائے دیتے ہو۔ اگر جناب حیدر کرارؓ نے ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے خاموشی اختیار کی بلکہ خلفائے ثلاثہ کے ہاتھوں پر بیعتیں بھی کرلیں تو وہ یقیناً اس آیت کی زد میں آگئے۔